ابوطلحہ عثمان

اسلامیت اور پاکستانیت سے نجات کا طاغوتی ایجنڈہ

مصطفیٰ کمال پاشا نے کمال کر دیا تھا۔ مسلم اندازِ تحریر کو بدل کر رومن خط لازم کر دیا۔ نماز، اذان سے نہیں روکا لیکن عربی زبان میں اذان پر پابندی لگا دی۔ قرآن مجید بے شک پڑھو لیکن عربی اندازِ تحریر (Script) میں لکھنا پڑھنا جرم قرار دے دیا گیا۔ ایک بڑے فلسفی اور مؤرخ نے آرنلڈ ٹوائن بی نے کہا:

''کتب خانوں کو آگ مت لگاؤ۔ صرف رسم الخط بدل دو۔''

اس نے کہا:

''رسم الخط کے بدلنے سے قوم کا رشتہ اپنے ماضی سے کٹ جائے گا۔ اس کی پوری تہذیب اس کے لیے بے معنیٰ ہو کر رہ جائے گی پھر اُسے جس طرف چاہو لے جاؤ۔''

تاریخِ عالم گواہ ہے کہ ۶۶۲ء سے ۷۵۰ء تک مسلمانوں کا وہ عظیم دور ہے کہ جزیرۂ عرب سے نکل کر مسلمان عرب و عجم پر چھا گئے۔ جہاں گئے اپنی تہذیب (اسلام) اور اس کی زبان (عربی) ساتھ لے گئے...... رعایا اقوام کو امن ملا، عدل ملا، لوگوں نے نہایت خوش دلی کے ساتھ اسلامی تہذیب اور عربی زبان کو اپنا لیا۔ عراق، شام، فلسطین، مصر اور افریقہ کے آخری کناروں الجزائر اور مراکش تک درجنوں ممالک آج عرب کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں حالانکہ عرب تو صرف حجاز، یمن اور نجد میں تھے۔

پھر وسط ایشیائی ترک ریاستوں میں زبان اگرچہ بولی کی حد تک عربی نہ بن سکی مگر ادبی اور دینی زبان عربی ہی رہی...... کسی بھی قوم یا قبیلے کو زبردستی اسلام میں داخل نہ کیا گیا پھر بھی دنیا کے ایک بڑے حصے میں اسلامی شعائر کا نفاذ ہوا۔ یہاں تک کہ کئی جگہ ایشیا اور افریقہ و یورپ میں عیسائی اقوام نے صرف اس لیے مجاہدین اسلام کی مدد کی کہ انھوں نے ان کو امن، عدل اور خوش حالی سے ہم کنار کیا جب کہ عیسائی حکمران ظلم و جبر کا استعارہ بن چکے تھے۔ صحاح ستہ کا عظیم ذخیرہ وسط ایشیائی کی ریاستوں میں مرتب ہوا۔ برصغیر میں مسلم حکمرانوں نے صدیوں تک حکومت کی مگر آستین کے سانپوں میر جعفر، میر صادق اور منشی سید رجب علی نے ملّتِ اسلام کو ڈسنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ یہ تینوں اور ان کے حاشیہ نشین ایک ہی نظریہ کے لوگ تھے۔ آپ خود معلوم کر لیں...... انہی غداروں کی وجہ سے مسلم حکمرانی ختم ہوئی اور یورپی غنڈے قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئے...... تاہم اس قبضہ کے خلاف مسلم مجاہد حرکت میں رہے لیکن قبضہ چھوڑنے سے پہلے لارڈ میکالے کو مسلم ہند (مقبوضہ انگریز) کے مطالعاتی دورے پر بھیجا گیا اور اس سے اہل ہند کی بیداری کا علاج بھی تجویز کروایا گیا۔

لارڈ میکالے نے صرف ایک کام کیا۔اس نے کہا:

’’میں نے ایسا نصابِ تعلیم ترتیب دے دیا ہے کہ اُسے پڑھ کر یہاں کے باسی رنگ و نسل میں ہندوستانی اور سوچ اور عمل میں یورپی ثابت ہوں گے۔‘‘

تحریک آزادیٔ ہند میں علماءِ اسلام، شیخ الہند کے شاگردانِ کرام کا بڑا حصہ ہے۔مثلاً کراچی اور ڈھاکہ دونوں جگہ علامہ شبیر احمد عثمانی، علامہ ظفر احمد عثمانی کے علاوہ سید سلیمان ندوی، مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہم اللہ نہایت نمایاں نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ بھی ایک ہی نظریے کے تھے......انگریز سے آزادی ملی مگر لارڈ میکالے کے نظامِ تعلیم کے پروردہ کالے انگریزوں سے ابھی تک جان نہ چھوٹ سکی۔ان کالے انگریزوں کو اب یہ بھی خطرہ ہے کہ اگر امریکہ اور اس کے ساتھی افغانستان سے چلے گئے تو وہاں کے اسلامی تہذیب کے لوگ پاکستان پر بھی اثر انداز ہوں گے۔ پھر ہمارا کیا بنے گا؟ کیونکہ اسلام ہمارا مخالف اور ہم اسلامی تہذیب واقدار کے مخالف......

پرویزی خبیث دور میں امریکہ کی پسندیدہ لیڈی زبیدہ جلال نے لارڈ میکالے کا نظامِ تعلیم دوبارہ نافذ کرنے کی طرح ڈالی۔ زرداری حکومت نے اس کی آبیاری کی اور اب شریفوں کی حکومت اسے بارآور کر رہی ہے۔وہ یہ نہیں سوچتے کہ خود وہ بھی اور آج کے اکثر پڑھے لکھے اردو میڈیم ہی کے تعلیم یافتہ ہیں پھر اردو میڈیم کو کیوں دیس نکالا دے رہے اور اب چند دن پہلے حکومتِ پنجاب محکمہ تعلیم کی طرف سے اعلان کر دیا گیا کہ عربی اور مطالعہ پاکستان کا امتحان نہیں لیا جائے گا بس مقامی استاد طلباء کو چیک کر لیں گے۔مطلب یہ کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم نے عربی اور مطالعہ پاکستان کو نصاب سے خارج کر دیا ہے تو کہیں نادان عوام ہمارے خلاف نہ کھڑے ہو جائیں بس یہ مضمون ایسے نصاب سے نکالو کہ پتا بھی نہ چلے۔ جب امتحان نہیں ہوگا تو طلباء پڑھیں گے کیوں اور استاد پڑھائیں گے کیوں؟ اور اسلامیت اور پاکستانیت سے جان چھوٹ جائے گی۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501